مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ایک شخص نے نفلی طواف شروع کیا پھر اس کو مکمل نہیں کیا، اس کے بعد وہ مکہ سے واپس آگیا اس کے بارے شریعت کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ اگر کسی نے نفلی طواف شروع کیا پھر چار چکر کے بعد نفلی طواف فاسد ہو گیا، تو جتنے چکر باقی رہ گئے ہوں، اتنی مقدار میں صدقہ فطر ادا کرنا ہو گا اور اگر چار چکر مکمل نہیں ہوئے تھے تو دم ادا کرنا ہو گا۔ یہ اسصورت میں ہے جب مکہ واپس جاکر ہر طواف کے چھوڑے گئے چکر پورے نہ کر سکے، اگر ہر طواف کے چھوڑے گئے چکر پورے کر لیتا ہے تو پھر دم اور صدقہ فطر بھی ساقط ہو جائے گا۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٠٢/٤٩٦):
"(قوله: سبعة أشواط) من الحجر إلى الحجر شوط، خانية. وهذا بيان للواجب لا للفرض في الطواف لما مر أن أقل الأشواط السبعة واجبة تجبر بالدم، فالركن أكثرها، بحر. لكن الظاهر أن هذا في الفرض والواجب، فقد صرحوا بأنه لو ترك أكثر أشواط الصدر لزمه دم، وفي الأقل لكل شوط صدقة.
مطلب في طواف القدوم و أما القدوم فلم يصرّحوا بما يلزمه لو تركه بعد الشروع، و بحث السندي في منسكه الكبير أنه كالصدر، ونازعه في شرح اللباب بأنّ الصدر واجب بأصله؛ فلايقاس عليه مايجب بشروعه، فالظاهر أنه لايلزمه بتركه شيء سوى التوبة، كصلاة النفل اهـ ملخّصًا.
و قديقال: وجوبه بالشروع بمعنى وجوب إكماله و قضائه بإهماله ويلزم منه وجوب الإتيان بواجباته كصلاة النافلة، حتى لو ترك منها واجبًا وجب إعادتها أو الإتيان بما يجبر ما تركه منها كالصلاة الواجبة ابتداءً، و هنا كذلك لو ترك أقله تجب فيه صدقة، و لو ترك أكثره يجب فيه دم؛ لأنه الجابر لترك الواجب في الطواف كسجود السهو في ترك الواجب في النافلة. والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۹/ جمادی الاوّل/ ۱۴۴۵ھ

2023/12/04ء

الجواب صحیح

فیاض

۱۹/۰۵/۱۴۴۵ھ

۰۴/۱۲/۲۰۲۳ء

الجواب صحیح

کمال

الجامعۃ الاشرفیۃ
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور

دار الافتاء
رقم الاستفتاء: 161/26
التاریخ: 4/12/23